اعتکاف کا حُسن

مؤلف

صاحبزادہ سید محمد اظہار اشرف جیلانی

مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

کتاب : اعتکاف کا حسن

تالیف : سید اظہار اشرف جیلانی مدظلہ العالی

پروف :

ناشر : مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

قیمت :

تاریخ : 2021

پیش لفظ

الحمد اللہ علی احسانہ ہمیں اللہ رب العزت نے اپنے کرم سے بہت سے نیک اعمال کرنے کی توفیق عطافرمائی ہے اور بہت سے احکامات کے ذریعہ ہماری رہنمائی کی ہے تاکہ ہم اپنے آپ کو کسی بھی ایسی غلطی سے بچاجاسکے جس سے اعمال ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے اپنی بندگی کے بہت سے طریقوں کوواضاحت کے ساتھ بیان کیاہے تاکہ عمل میں اور حسن پیدا ہوسکے اور انسان خود عبادات سے راحت و سکون حاصل کرسکے، حقیقت میں جو راحت و سکون اللہ سے بندگی میں (یعنی عبادات میں) ہے وہ کسی اور شئے میں موجود ہی نہیں ہے،اسی لئے اللہ رب العزت نے انسان کی زندگی کا اصل مقصد عبادت کو قرار دیا ہے۔انسان اگر چاہے توان عبادات میں اور حسن پیدا کر سکتا ہے۔

رب العالمین نے انسان کی تربیت کے لئے ایک مہینے کو خاص فرمایاہے جس میں انسان کو ہر عمل کا ثواب بڑھاکر دیا جاتا ہے،رمضان المبارک کے مہینے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بہت سے مواقع پیدا کیے، کہیں ثواب کی کثرت کی صورت میں ہمیں چھوٹی سی نیکی کے بدلے میں درجات کی بلندی کی بشارت ہے تو کہیں قرآن کریم کی تلاوت سننے اور سنانے کوعام کیاہوا ہے،تو کہیں اپنے گھر (مسجد) میں اعتکاف کی حالت میں دنیاوی کاموں سے دور رہ کر اللہ کو راضی کرنے کی سعادت دیتاہے اور کہیں طاق راتوں میں عبادات کے ذریعہ ہزار مہینوں کی راتوں کے برابر ثواب سے نوازتا ہے جس سے انسان بآسانی اللہ کا مقرب بندہ بن سکتاہے اوراللہ کی بارگاہ سے مقامات حاصل کرتاہے۔ ، اس کا مسلمانوں کو سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ وہ "رجوع الی اللہ " کے بہت سارے طریقوں کواپنی عادات میں شامل کر سکتا ہے اور مختلف انداز سے اپنے آپ کو اللہ کے فضل و کرم کا حقدار ٹھہراتاہے۔

اعتکاف اللہ رب العزت کی خاص توفیق ہے جو اللہ اپنے خاص بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کے مطابق صحیح معنی میں اعتکاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

فقیر سید اظہار اشرف جیلانی

27/04/2021

فہرست

اعتکاف کی تعریف:

مسجد میں عبادت کی نیت کے ساتھ ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

اعتکاف کے فضائل:

اعتکاف کا احادیث کریمہ میں بہت ثواب آیا ہے، سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

حضرت علی (زین العابدین) بن حسین اپنے والد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنِ اعْتَكَفَ عَشْرًا فِي رَمَضَانَ كَانَ كَحَجَّتَيْنِ وَعُمْرَتَيْنِ ؏

"جس شخص نے رمضان المبارک میں دس دن کا اعتکاف کیا، اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔" (بیهقی، شعب الإیمان، باب الاعتکاف، 3:425، رقم: 3966)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ " هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ وَيُجْرَى لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا " ؏

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معتکف (اعتکاف کرنے والے) سے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ گناہوں سے باز رہتا ہے، اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے کہ گویا اس نے تمام نیکیاں کیں۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب في ثواب الاعتکاف، حدیث نمبر: 1853۔ زجاجة المصابیح)

نیز ارشاد فرمایا: جس نے رمضان میں دس دن کا اعتکاف کر لیا تو گویا اس نے دو حج اور دو عمرے کئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ (صحیح البخاری: باب الاعتکاف في العشر الأواخر، ج 1 ص 271)

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف فرماتی رہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ... مَنِ اعْتَكَفَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى جَعَلَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ ثَلَاثَ خَنَادِقَ كُلُّ خَنْدَقٍ أَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ (المعجم الاوسط للطبرانی: ج 5 ص 279 رقم 7326)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ کی رضا کیلیے ایک دن کا اعتکاف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کو آڑ بنا دیں گے، ایک خندق کی مسافت آسمان و زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ چوڑی ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ! ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی کیا فضیلت ہو گی؟ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو رمضان کی مبارک گھڑیوں میں اعتکاف کرتے ہیں اور مذکورہ فضیلت کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ هُوَ يَعْكِفُ الذُّنُوبَ، وَيَجْرِيْ لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا ۔(سنن ابن ماجۃ: باب فی ثواب الاعتکاف ص128)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی تمام نیکیاں اسی طرح لکھی جاتی رہتی ہیں جیسے وہ ان کو خود کرتا رہا ہو۔

فائدہ: اس حدیث میں اعتکاف کے فوائد میں سے دو بیان کیے گئے ہیں:

معتکف جتنے دن اعتکاف کرے گا اتنے دن گناہوں سے بچا رہے گا۔

جو نیکیاں وہ باہر کرتا تھا مثلاً مریض کی عیادت، جنازہ میں شرکت، غرباء کی امداد، علماء کی مجالس میں حاضری وغیرہ، اعتکاف کی حالت میں اگرچہ ان کاموں کو نہیں کرسکتا لیکن اس قسم کے اعمال کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے:

مَنِ اعْتَكَفَ اِيْمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. (کنز العمال: کتاب الصوم، الفصل السابع فی الاعتکاف ولیلۃ القدر، ج8 ص244)

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا کیلیے ایمان و اخلاص کے ساتھ اعتکاف کیا تو اس کے پچھلے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

فائدہ: اس حدیث میں اعتکاف کرنے پر جن گناہوں کی معافی کا وعدہ کیا گیا ہے ان سے مراد گناہ صغیرہ ہیں، کیونکہ گناہ کبیرہ کی معافی کیلیے توبہ شرط ہے۔ اعتکاف کرنے والا جب مبارک ساعات میں خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے، آہ و بکا کرتا ہے اور اپنے سابقہ گناہوں سے سچی توبہ کرتے ہوئے آئندہ

نہ کرنے کا عزم کرتا ہے تو یقینی بات ہے اس کے کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں، اس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک میں گناہوں سے مراد کبیرہ بھی ہو سکتے ہیں جن کی معافی اعتکاف میں ہوتی ہے۔ لہٰذا معتکف کو چاہیے کہ توبہ واستغفار کا ضرور اہتمام کیا کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (صحیح البخاری: باب تحری لیلۃ القدر في الوتر من العشر الأواخر، ج1 ص270)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری راتوں میں تلاش کیا کرو۔

فائدہ: اعتکاف کا مقصود لیلۃ القدر کو پانا ہے جس کی فضیلت ہزار مہینوں سے زیادہ ہے۔ نیز اس حدیث میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنے کیلیے آخری عشرہ کا اہتمام بتایا گیا ہے جو دیگر احادیث کی رو سے اس عشرہ کی طاق راتیں ہیں۔ لہٰذا بہتر تو یہی ہے کہ اس آخری عشرہ کی ساری راتوں میں بیداری کا اہتمام کرنا چاہیے ورنہ کم از کم طاق راتوں کو تو ضرور عبادت میں گزارنا چاہیے۔

اعتکاف کے اقسام:

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں:

(1) واجب

(2) سنت مؤکدہ

(3) مستحب

واجب اعتکاف:

واجب وہ اعتکاف ہے جس کی نذر کی جائے، خواہ وہ نذر کسی شرط پر موقوف ہو یا نہ ہو۔

اعتکاف سنت مؤکدہ:

سنت مؤکدہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف ہے۔

مستحب اعتکاف:

واجب اور سنت مؤکدہ کے علاوہ باقی اعتکاف مستحب ہیں۔

اعتکاف واجب اور سنت مؤکدہ دونوں میں روزہ شرط ہے، اعتکاف مستحب میں روزہ شرط نہیں۔

اعتکاف واجب کی مقدار کم سے کم ایک دن ہے اور مسنون کی ایک عشرہ اور مستحب کی کوئی مقدار مقرر نہیں۔

شرائط اعتکاف:

(1) مسلمان ہونا۔

(2) عاقل ہونا۔

(3) جنابت اور حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

(4) مسجد میں اعتکاف کرنا

اور

(5) اعتکاف کی نیت کرنا۔

"نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَافِ" ترجمہ: میں سنت اعتکاف کی نیت کرتا ہوں

چند ضروری مسائل:

ماہِ رمضان کے آخری عشرہ میں کیا جانے والا اعتکاف "سنت مؤکدہ علی الکفایہ" ہے، یعنی بڑے شہروں کے یا محلے کے کسی ایک شخص پر کسی ایک مسجد میں اعتکاف کرے گا تو سنت سب کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔ اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب گنہگار ہوں گے۔

اعتکاف کے چند مسائل یہ ہیں:

مسئلہ 1: رمضان کے سنت اعتکاف کا وقت بیسواں روزہ پورا ہونے کے دن غروبِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند نظر آنے تک رہتا ہے۔ معتکف کو چاہیے کہ وہ بیسویں دن غروبِ آفتاب سے پہلے اعتکاف والی جگہ پہنچ جائے۔

مسئلہ 2: جس محلے یا بستی میں اعتکاف کیا گیا ہے، اس محلے اور بستی والوں کی طرف سے سنت ادا ہو جائے گی اگرچہ اعتکاف کرنے والا دوسرے محلے کا ہو۔

مسئلہ 3: آخری عشرے کے چند دن کا اعتکاف، اعتکافِ نفل ہے، سنت نہیں۔

مسئلہ 4: عورتوں کو مسجد کے بجائے اپنے گھر میں اعتکاف کرنا چاہیے۔

مسئلہ 5: سنت اعتکاف کی دل میں اتنی نیت کافی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کیلیے رمضان کے آخری عشرے کا مسنون اعتکاف کرتا ہوں۔

مسئلہ 6: کسی شخص کو اجرت دے کر اعتکاف بٹھانا جائز نہیں۔

مسئلہ 7: مسجد میں ایک سے زائد لوگ اعتکاف کریں تو سب کو ثواب ملتا ہے۔

مسئلہ 8: مسنون اعتکاف کی نیت بیس تاریخ کے غروبِ شمس سے پہلے کر لینی چاہیے، اگر کوئی شخص وقت پر مسجد میں داخل ہو گیا لیکن اس نے اعتکاف کی نیت نہیں کی اور سورج غروب ہو گیا تو پھر نیت کرنے سے اعتکاف سنت نہیں ہو گا۔

مسئلہ 9: اعتکافِ مسنون کے صحیح ہونے کیلیے مندرجہ ذیل چیزیں ضروری ہیں:

1: مسلمان ہونا

2: عاقل ہونا

3: اعتکاف کی نیت کرنا

4: مرد کا مسجد میں اعتکاف کرنا

5: مرد اور عورت کا جنابت یعنی غسل واجب ہونے والی حالت سے پاک ہونا (یہ شرط اعتکاف کے جائز ہونے کیلیے ہے لہٰذا اگر کوئی شخص حالت جنابت میں اعتکاف شروع کر دے تو اعتکاف تو صحیح ہو جائے گا لیکن یہ شخص گناہگار ہو گا)

6: عورت کا حیض و نفاس سے خالی ہونا

7: روزے سے ہونا (اگر اعتکاف کے دوران کوئی ایک روزہ نہ رکھ سکے یا کسی وجہ سے روزہ ٹوٹ جائے تو مسنون اعتکاف بھی ٹوٹ جائے گا۔)

10: جس شخص کے بدن سے بدبو آتی ہو یا ایسا مرض ہو جس کی وجہ سے لوگ تنگ ہوتے ہوں تو ایسا شخص اعتکاف میں نہ بیٹھے البتہ اگر بدبو تھوڑی ہو جو خوشبو وغیرہ سے دور ہو جائے اور لوگوں کو تکلیف نہ ہو، تو جائز ہے۔

عورت اپنے گھر میں جہاں نماز پڑھا کرتی ہے وہیں اعتکاف کرے۔

معتکف "کیا کرے اور کیا نہ کرے!

☆معتکف کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعتدال کے ساتھ سوئے، کھائے تاکہ وہ سستی سے بچ سکے۔

☆ معتکف کو قرآن مجید کی تلاوت، کتب دینی کے مطالعہ، درود شریف کی کثرت اور نیک اور اچھی باتوں میں مشغول رہنا چاہئے۔

☆ حالت اعتکاف میں مسجد میں کھانا، پینا، سونا اور حاجت کی چیزیں خریدنا (بشرطیکہ مسجد کے اندر نہ ہو) اور نکاح کرنا جائز ہے۔

☆معتکف کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے آپ کو اختلاف سے بچانے کی حت الامکان کوشش کرے تاکہ فسق وفساد کا کوئی پہلو بھی سامنے نہ آسکے۔

☆ بلا عذر قصداً یا سہواً مسجد سے باہر نکلنے اور صحبت کرنے اور کسی عذر سے باہر نکل کر ضرورت سے زیادہ ٹھہرنے اور بیماری یا خوف کی وجہ سے مسجد سے نکل آنے سے اعتکاف فاسد ہو جاتا ہے۔

اعتکاف کی حالت میں جائز کام:

سونا، ضرورت کی بات کرنا، کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، تیل لگانا، کنگھی کرنا (بشرطیکہ مسجد کی چٹائی اور قالین وغیرہ خراب نہ ہوں)، مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا نسخہ لکھنا یا دوا بتادینا لیکن یہ کام بغیر اجرت کے کرے تو جائز ہیں ورنہ مکروہ ہیں، برتن وغیرہ دھونا، ضروریاتِ زندگی کیلیے خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے، کیونکہ مسجد کو باقاعدہ تجارت گاہ بنانا جائز نہیں۔ عورت کا اعتکاف کی حالت میں بچوں کو دودھ پلانا۔ معتکف کا اپنی نشست گاہ کے ارد گرد چادریں لگانا۔ معتکف کا مسجد میں اپنی جگہ بدلنا۔ بقدر ضرورت بستر، صابن، کھانے پینے کے برتن، ہاتھ دھونے کے برتن اور مطالعہ کیلیے دینی کتب مسجد میں رکھنا۔

مریض کی عیادت

اعتکاف کے دوران میں دیگر امور کی طرح ضروری حالت میں مریض کی عیادت کرنا بھی آقا صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے ثابت ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم يَمُرُّ بِالْمَرِيضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْأَلُ عَنْهُ۔

”حضور صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو بغیر ٹھہرے گزرتے گزرتے اس کا حال دریافت فرمالیتے۔“(ابو داود، السنن، کتاب الصوم، باب المعتکف یعود المریض، 2:333، رقم:2472)

ممنوعات و مکروہات:

بلاضرورت باتیں کرنا۔ اعتکاف کی حالت میں فحش یا بے کار اور جھوٹے قصے کہانیوں یا اسلام کے خلاف مضامین پر مشتمل لٹریچر، تصویر دار اخبارات و رسائل یا اخبارات کی جھوٹی خبریں مسجد میں لانا، رکھنا، پڑھنا، سننا۔ ضرورت سے زیادہ سامان مسجد میں لا کر بکھیر دینا۔ مسجد کی بجلی، گیس اور پانی وغیرہ کا بے جا استعمال کرنا۔ مسجد میں سگریٹ و حقہ پینا۔ اجرت کے ساتھ حجامت بنانا اور بنوانا، لیکن اگر کسی کو حجامت کی ضرورت ہے اور بغیر معاوضہ کے بنانے والا میسر نہ ہو تو ایسی صورت اختیار کی جا سکتی ہے کہ حجامت بنانے والا مسجد سے باہر رہے اور معتکف مسجد کے اندر۔

اعتکاف کا حق:

اعتکاف کا حق یہ ہے کہ جو تقاضے اللہ رب العزت کی طرف سے مساجد کی انتظامیہ اور معتکف پر لازمی کیے گئیں ہیں اُن کا خیال رکھے۔ مسجد کی انتظامیہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ پاکی کے حوالے سے اعتکاف کرنے والوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیں۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَ عَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَ الْعَاكِفِينَ وَ الرُّكَّعِ السُّجُودِ“۔ سورہ بقرہ کی ۱۲۵

اور ابراہیم علیہ السّلام واسماعیل علیہ السّلام سے عہد لیا کہ ہمارے گھر کو طواف اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک وپاکیزہ بنائے رکھو۔

اور معتکف کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی پاکی کا خیال رکھے۔

دوسرا حق یہ ہے کہ معتکف اس بات کو اپنی ذات میں چیک کرے کہ وہ کتنا گناہوں سے بچ رہا ہے۔

اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يَاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿البقرة: 21﴾

اے ایمان والوں اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اب اگر عبادت کی وجہ سے ہمارے ہمارے اندر تقویٰ پیدا نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب ہے کہ عبادت میں کچھ گڑبڑ ہے، کوئی کمی ہے، یا شاید ہم کسی دنیاوی عزت کے لئے عبادت کر رہے ہیں تو اس کو اپنے اندر چیک کریں تاکہ اعتکاف کا حسن آپ کو حاصل ہوتا رہے۔

مسلمانوں کے لئے اعتکاف کی سعادت اللہ رب العزت کی سب سے بڑی توفیق ہے۔وہ لوگ خوش قسمت ہیں جن کو یہ سعادت میسر ہوتی ہے۔ تو معتکفین کو چاہیے کہ وہ جتنا زیادہ اللہ بندی کرسکتے ہیں کرنے کی کوشش کرتے رہے۔

عبادات میں رکاوٹیں:

❖ بسا اوقات ہم ہمارے ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ ہم نے بہت عبادات کرلی اور ہم اسی سوچ میں رہ کر اپنے بہت سے لمحات کو ضائع کر دیتے ہیں یا سستی سے گزار دیتے ہیں، تو اس سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس مسجد میں آپ اعتکاف کر رہے ہیں، اس مسجد کے ہر حصے کو اپنے سجدے کا گواہ بنانے کی کوشش کریں۔ پھر آپ کوشش کریں گے کہ میں تھوڑا اس جگہ سجدہ کروں، تھوڑا سا یہاں سے ہٹ

کر سجدہ کروں اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ مسجد میں جہاں جہاں سجدہ کیا جا سکتا ہے وہاں سجدہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس خیال سے اپنے عمل میں اور کثرت پیدا کر سکتے ہیں۔

❖ کسی کی بات بری لگ جانا، اعتکاف کا تقاضہ ہے کہ دوران اعتکاف اُس کو در گزر کریں، تاکہ ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے ہماری عبادات میں کمی آجائے، یہ بھی ہمارے اعمال کے برباد ہونے کا سبب بن سکتی ہے۔

اعتکاف کے فواعد

اعتکاف کا فائدہ صرف معتکف کو ہی نہیں ملتا بلکہ اُس کی وجہ دوسروں کو بھی عذاب سے محفوظ رکھا جاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لاَ یُعَذِّبُ الْعَامَّۃَ بِذَنْبِ الْخَاصَّۃِ. وَلٰكِنْ إِذَا عُمِلَ الْمُنْكَرُ جِهَارًا اسْتَحَقُّوا الْعُقُوبَۃَ كُلُّهُمْ

”بے شک اللہ تعالیٰ خاص لوگوں کے گناہوں کے سبب عامۃ الناس کو عذاب نہیں دیتا۔ لیکن جب اِعلانیہ برائی کی جانے لگے تو (خاص وعام) سب لوگ بلا امتیاز عذاب کے مستحق بن جاتے ہیں۔“ (مالک، الموطا، 2:991، رقم: 23)